

## 14017 - صوفیاء کے ہاں ضعیف اور موضوع احادیث

سوال

یہ حدیث جو صوفیاء کے ہاں معروف ہے (میں نہ تو اپنے آسمان میں سما سکا اور نہ ہی اپنی زمین میں لیکن اپنے مومن بندے کے دل میں سما گیا) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

شیخ الاسلام ابن تیمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس حدیث (میں نہ تو اپنے آسمان میں سما سکا اور نہ ہی اپنی زمین میں لیکن اپنے مومن بندے کے دل میں سما گیا) کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

الحمد للہ :

یہ اسرائیلی روایات میں سے ہے جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معروف سند نہیں ملتی، اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے دل میں میری محبت اور معرفت رکھ دی گئی ہے۔

اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ :

(رب کا گرد دل ہے) یہ بھی پہلی والی حسن سے ہے اور اسرائیلی روایت ہے، دل تو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی معرفت اور محبت کی جگہ ہے۔

اور یہ بھی روایت کرتے ہیں :

(میں ایک غیر معروف خزانہ تھا میں نے چاہا کہ معروف ہو جاؤں تو میں نے مخلوق پیدا کی تو میں نے انہیں اپنی وجہ سے اور مجھے انہوں نے میری وجہ سے جانا)۔

یہ کلام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی صحیح اور ضعیف سند ہی میرے علم میں ہے۔

اور یہ بھی روایت کی جاتی ہے کہ :

(اللہ تعالیٰ نے عقل پیدا فرمائی تو اسے کہا دھر آؤ تو وہ آگی، پھر اسے کہا اپس جاؤ تو وہ اپس چل گئی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا : مجھے میری عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ شان والی کوئی مخلوق پیدا ہی نہیں فرمائی، میں تیری وجہ سے پڑکر کروں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا)۔

یہ حدیث محدثین کے ہاں بالاتفاق موضوع اور باطل ہے۔

اور جو یہ حدیث روایت کی جاتی ہے :

(دنیا سے محبت ہرگناہ کی جڑ ہے)۔

یہ قول جنبد بن عبد اللہ الجلی کا قول معروف ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کوئی سند معروف نہیں۔

اور یہ بھی روایت کرتے ہیں :

(دنیا مومن کا قدم (طپنے میں دوقد موم کا درمیانی فاصلہ) ہے)۔

یہ کلام نہ تونبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی سلف صاحبین وغیرہ میں سے کسی سے معروف ہے۔

اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ :

(جس کسی کے لیے کسی چیز میں برکت کر دی جائے تو وہ اس کا الترام کرے) (اور جس نے کسی چیز کو اپنے لیے لازم کیا وہ اسے لازم ہو جائے گی)۔

پہلی کلام تو بعض سلف سے ما ثور ہے، اور دوسرا باطل اس لیے کہ جس نے بھی اپنے لیے کسی چیز کو لازم کیا تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق بھی لازم ہو گی اور بھی لازم نہیں ہو سکتی۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کرتے ہیں :

(فقراء کے ساتھ مل کر قوت حاصل کرو کیونکہ کل انہی غلبہ حاصل ہو گا اور اس کے علاوہ اور کوئی غلبہ نہ ہے)

(فقیری میر افرغ ہے جس سے میں فرز کرتا ہوں)۔

یہ دونوں کذب ہیں مسلمانوں کی معروف کتب میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ میں)۔

محمد شین کے ہاں یہ حدیث ضعیف بلکہ مو ضوع درجے کی ہے، لیکن اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے اس کا وقوع تو ہے لیکن ہے کذب بیانی۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم :

(قیامت کے روز فقراء کو بٹھا کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے میری عزت و جلال کی قسم میں نے دنیا کو تم سے اس لیے دور نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک خیر تھے، لیکن میں نے یہ کام آج کے دن تمہاری قدرو ممزالت بڑھانے کے لیے کیا، میدانِ محشر میں جاؤ جہاں لوگ کھڑے میں ان میں سے جس نے بھی تمیں کوئی ورنی کا ٹھکڑا دے کر یا پھر پانی پلا کر یا پھر خرقہ پہنا کر احسان کیا اسے جنت میں لے جاؤ)۔

شیخ صاحب کا کہنا ہے کہ یہ کذب ہے اہل علم اور محمد شین میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا بلکہ یہ باطل اور کتاب و سنت اور جماعت کے خلاف ہے۔

اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ :

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو بونوچار کی پیچاں دفین لے کر نکلیں اور وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں :

ہم پر ثانیۃ الوداع سے چودویں کا چاند طلوع ہوا، شوروں کے آخر تک، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا : اپنی دفوں کو حرکت دو اللہ تمیں برکت عطا فرمائے۔

خوشی و سرور کے وقت عورتوں کا باتیں اور دف بجا ماصحیح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ کام کیا جاتا تھا، لیکن یہ قول کہ (دفوں کو حرکت دو اور انہیں بلا ف) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

اور یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے اللہ تو نے مجھے میری سب سے محبوب جگہ سے نکالا ہے تو مجھے اپنی سب سے محبوب جگہ میں رہائش عطا فرمा)۔

یہ حدیث بھی باطل ہے ترمذی وغیرہ نے روایت کی ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مکہ کو یہ کہا تھا :

یقیناً تو میرے نزدیک احباب البلاد یعنی شوروں میں سب سے محبوب ہے، اور یہ بھی فرمایا : کہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی احباب البلاد ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ :

(جس نے میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک ہی سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہو گا)، یہ کذب اور موضوع ہے اہل علم میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں :

ایک اعرابی نے نماز پڑھی اور ٹھونگے مارے یعنی اس میں جلدی کی تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے کہنے لگے نماز میں جلدی نہ کر، تو وہ اعرابی کہنے لگا : اے علی اگر یہ ٹھونگے تیرا باپ بھی مار لیتا تو وہ آگ میں داخل نہ ہوتا۔

یہ بھی کذب اور جھوٹ ہے۔

اور جو یہ بیان کرتے ہیں کہ :

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ کو قتل کیا تھا۔ یہ بھی کذب و جھوٹ ہے اس لیے کہ ان کے والد تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہی فوت ہو چکا تھا۔

اور یہ بھی روایت بیان کی جاتی ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے تو میں نبی تھا اور میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام نہ تو پانی اور نہ ہی مٹی تھے) تو یہ الفاظ بھی باطل ہیں۔

یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے :

غیر شادی شدہ کا بستر آگ ہے، آدمی عورت کے بغیر اور عورت مرد کے بغیر مسکین ہے۔

اس کلام کا ثبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا۔

اور یہ بھی ثابت نہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا تو اس کے ہر کونے میں ایک ہزار کعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ "اے ابراہیم یہ کیا، بھوک مٹائی جا رہی ہے یا کہ پر دوپٹشی ہے۔"

تو یہ بھی ظاہری کذب و بھوٹ ہے اس کا مسلمانوں کی کتب میں وجود تک نہیں ملتا۔

اور ایک یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں :

فتنے کو کراحت سے نہ دیکھا کرو کیونکہ اس میں منافقوں کی جڑکانی جاتی ہے "نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت اور معروف نہیں۔"

اور یہ روایت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں :

(میں نے اپنی امت کے گناہ دیکھے تو سب سے بڑا گناہ یہ تھا کہ کسی نے آیت سیکھی اور اسے بھلا دیا یہ سب سے بڑا گناہ تھا) اگر تو یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے آیت سیکھی پھر اس کی تلاوت کرنا بھول گیا۔

اور ایک حدیث کے لفظ ہیں : "میری امت کے گناہوں میں ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات دیں تو وہ اس سے سوگی جتی کہ وہ اسے بھول گئیں" "تونیاں اعراض کے معنی میں ہے کہ اس نے قرآن مجید سے اعراض کریا اس پر ایمان نہ لایا اور عمل بھی نہ کیا، لیکن اسے پڑھنے میں سستی کرنا ایک گناہ ہے۔

اور یہ بھی روایت بیان کرتے ہیں :

"قرآن مجید میں ایک ایسی آیت ہے جو محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بہتر ہے، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا نمازل کردہ کلام ہے مخلوق نہیں کس دوسرے سے تشبیہ نہیں دی جائے گی" مذکورہ الفاظ ثابت اور ماثور نہیں ہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(جس نے علم نافع حاصل کیا اور اسے مسلمانوں سے چھپایا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائے گا)۔

سنن میں اس معنی کی حدیث معروف ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس سے کسی علم کا سوال کیا گیا اور وہ اس کا علم رکھتے ہوئے بھی چھپائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگا ڈالے گا)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(جب تم میرے صحابہ میں پیدا ہونے اخلاف تک پہنچو تو وہیں رک جاؤ اور کچھ نہ کہو، اور جب قناء و قدر کے مسئلہ میں آؤ تو پھر بھی خاموشی اختیار کرلو)۔

یہ مقتطع اسناد کے ساتھ معروف ہے۔

یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے فرمایا اور وہ دودو انگور کھا رہے تھے۔ تو اس روایت میں دودو کا لکھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام نہیں بلکہ یہ باطل ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(جس نے کسی عورت سے زنا کیا اور اس سے بیٹی پیدا ہوئی تو زانی ابھی زنا کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے) یہ قول بعض غیر شافعیوں کا ہے، اور بعض نے اسے شافعی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، کچھ شافعی اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ : اس کی حلت کی تصریح نہیں کی لیکن رضا عن میں اس کی صراحت کی ہے مثلاً :

جب بچی نے زنا کے حمل والی عورت کا دودھ پیا، اور عام علماء یعنی احمد اور ابو حینہ وغیرہ رحمم اللہ اس کی حرمت پر متفق ہیں، اور امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی صحیح قول ہے۔

اور یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے :

سب سے حق اور اچھی اجرت کتاب اللہ پر اجرت لینا ہے۔

بھی ہاں یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ سب سے اچھی اجرت کتاب اللہ کی ہے، لیکن یہ حدیث رقمیہ میں یعنی دم کرنے والی حدیث میں ہے اور یہ معاوذه اس قوم کے مریض کی عافیت اور صحیح ہونے پر تھانہ کہ تلاوت کرنے پر۔

اور جو یہ روایت بیان کی جاتی ہے :

(جس کسی نے ذمی پر ظلم کیا اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ جھکڑا کرے یا میں قیامت کے دن اس کا مقدمہ لڑوں گا)

یہ روایت ضعیف ہے، لیکن یہ معروف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس کسی نے کسی معاعد کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی راحت حاصل نہیں کر سکے گا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(جس کسی نے مسجد میں پراغ جلایا تو جب تک مسجد میں اس کی روشنی رہے گی فرشتے اور عرش اٹھانے والے اس کی بخشش کی دعا کرتے رہیں گے) میرے علم میں اس کی کوئی سند نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔